بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ کے دوران سلام کرنا اور جواب دینا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ خطبہ میں بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرنا کیسا؟ اور اگر کوئی سلام کر دے تو جواب دیا جائے یا نہیں؟، برائے مہربانی رہنمائی فرمادیں۔

جواب

خطبہ خواہ جمعہ کا ہو یا کوئی اور مثلا عیدین ونکاح وغیرہ کا خطبہ، سب حاضرینِ خطبہ پر خاموشی سے سننا فرض ہے اور جو چیزیں دورانِ نماز حرام ہیں وہ دورانِ خطبہ بھی حرام ہیں، لہذا دورانِ خطبہ سلام کرنا شرعا جائز نہیں اور اس سلام کا جواب دینا بھی جائز نہیں بلکہ اگر کوئی سلام کرے تو خاموشی سے بغیر کوئی جواب دیے خطبہ سماعت کرے اور خطبہ مکمل ہونے کے بعد احسن انداز سے سلام کرنے والے کو شرعی مسئلہ سمجھا دے تاکہ وہ آئندہ دورانِ خطبہ کسی کو سلام نہ کرے اور جواب نہ ملنے پر بدگمانی کا شکار نہ ہو۔

یاد رہے! شرعی مسئلہ دورانِ خطبہ نہ سمجھائے کہ دورانِ خطبہ شرعی مسئلہ بتانے کی بھی شرعا اجازت نہیں۔

خطبہ خواہ کوئی بھی ہو، خاموشی سے سننا فرض ہے، جیسا کہ محمد بن علی علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ درمختار میں لکھتے ہیں: ”یجب الاستماع لسائر الخطب کخطبة نکاح و خطبة عید و ختم علی المعتمد“ ترجمہ: خطبہ نکاح اور خطبہ عید و خطبہ ختم قرآن تمام خطبوں کو سننا معتمد قول کے مطابق واجب ہے۔ (الدرالمختار مع الرد، جلد 3، صفحہ 40، مطبوعہ کوئٹہ)

مجدد اعظم امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: ”کتب دینیہ میں تصریح ہے کہ ہر خطبے حتی کہ خطبہ نکاح و خطبہ ختم قرآن کا سننا بھی فرض ہے اور ان میں غل کرنا حرام حالانکہ خطبہ نکاح صرف سنت ہے اور خطبہ ختم نرا مستحب۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 170، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

دورانِ خطبہ سلام کرنا اور جواب دینا دونوں ناجائز و گناہ ہے، جیسا کہ علامہ شامی علیہ الرحمہ ایک مقام پر لکھتے ہیں: ”أنه یأثم بالسلام علی المشغولین بالخطبة أو الصلاۃ۔۔۔ وأنه لا یجب الرد“ ترجمہ: جو لوگ خطبہ و نماز میں مشغول ہوں، انہیں سلام کرنا گناہ ہے اور اس کا جواب دینا واجب نہیں۔ (ردالمحتار، جلد 2، صفحہ 453، مطبوعہ کوئٹہ)

جو چیزیں دورانِ نماز حرام ہیں وہ دورانِ خطبہ بھی حرام ہیں، جیسا کہ درمختار میں ہے: ”کل ما حرم فی الصلوۃ حرم فیھا ای فی الخطبة فیحرم اکل و شرب و کلام ولو تسبیحاً اور دالسلام او امر بمعروف بل یجب علیہ ان یستمع ویسکت بلا فرق بین قریب وبعید“ ترجمہ: ہر وہ کام جو نماز میں حرام ہے، خطبہ میں بھی حرام ہے، لہذا کھانا، پینا، کلام کرنا اگرچہ تسبیح ہو یا سلام کا جواب یا

نیکی کا حکم ہو، دورانِ خطبہ حرام ہے، بلکہ اس پر واجب ہے کہ (خطیب) کا دور و نزدیک کا فرق کیے بغیر خطبہ سنے اور خاموش رہے۔

(الدر المختار مع الرد، جلد 3، صفحہ 39، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”خلاصہ وبزازیہ وخزانۃ المفتین ومجتبیٰ وجلابی وحلیہ وجامع الرموز وبحر الرائق ونہر الفائق ومراقی الفلاح وتنویر الابصار ودرمختار وطحطاوی علی المراقی ومنحۃ وہندیہ ومنحۃ الخالق وغیرہا عامہ کتب مذہب میں صاف تصریح ہے کہ جو فعل نماز میں حرام ہے خطبہ ہونے کی حالت میں بھی حرام ہے۔۔ جواب سلام دینا، امر بالمعروف کرنا تو واجب تھے اور بحالت خطبہ حاضرین پر حرام ہوئے، غنیہ میں ہے: "لا یقال رد السلام فرض فلا یمنع منه لانا نقول ذلک اذا کان السلام ماذونا فیه شرعا ولیس کذلک فی حالة الخطبة بل یرتکب فاعله اثما" یعنی: یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ سلام کا جواب دینا فرض ہے، لہذا اس سے منع نہ کیا جائے، کیونکہ ہم جواباً کہیں گے فرض وہاں ہے جہاں شرعاً سلام کرنے کی اجازت ہو حالانکہ حالتِ خطبہ میں اس کی اجازت نہیں بلکہ ایسا عمل کرنے والا گنہگار ہوگا۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 330 تا 334، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

بہار شریعت میں ہے: ”جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا، **سلام وجواب سلام وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں** یہاں تک کہ امر بالمعروف، ہاں خطیب امر بالمعروف کر سکتا ہے، جب خطبہ پڑھے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے۔“

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 774، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی نمبر: Har-7151

تاریخ اجراء: 13 جمادی الاولی 1447ھ/05 نومبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net